جہنم میں لے جانے والے اعمال

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

جہنم میں لے جانے والے اعمال

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

جہنم میں لے جانے والے اعمال

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! اسلامی تعلیمات میں جہاں نیک اور اچھے اعمال پر جنّت کا وعدہ، اور اس میں موجود نعمتوں کی بِشارت دی گئی ہے، وہیں کبیرہ گناہوں، بدکاریوں، لہو ولعب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول ﷺ کے اَحکام کی نافرمانیوں پر عذابِ جہنم کی وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں؛ تاکہ ہم اللہ تعالی کے فرمانبردار بندے بن کر رہیں، اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں، اور اللہ ورسول کی نافرمانی سے باز رہیں!۔

اللہ تعالی اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی نافرمانی، قرآن وحدیث کی خلاف ورزی، اور جہنم میں لے جانے کا باعث بننے والے، چند غیر اَخلاقی اعمال، بُرائیاں اور کبیرہ گناہ حسبِ ذیل ہیں:

شرک

عزیزانِ محترم! اللہ ربّ العالمین وحدَہٗ لاشریک ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں،

وہ واجب الوُجود ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اللہ تعالی کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی کو اُس کے برابر جاننا، یا اُس جیسا ماننا شرک ہے۔ علّامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شرک کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مجوسیوں (آگ کو پوجنے والوں) کی طرح کسی کو واجبُ الوجود جان کر اُلوہیت میں شریک کرنا، یا بُت پرستوں کی طرح کسی کو عبادت کا حقدار سمجھنا شِرک ہے"[1]۔

شرک ایک ایسا بدترین کبیرہ گناہ ہے، جس کا اِرتکاب کرنے والے پر جنّت کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتے ہیں، پھر جہنّم کا گڑھا اس کا دائمی مقدّر اور ٹھکانہ قرار پاتا ہے! ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾[2] "یقیناً جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کردی، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں!"۔

احادیثِ مبارکہ میں بھی شرک سے بچنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے، حضرت سیّدنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا تُشْرِكْ بِالله شَيْئاً، وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ»[3] "اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ ٹکڑے کر دیے جاؤ، اگرچہ جَلا دیے جاؤ"۔

لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ شرک سے بچے، جانے انجانے میں ہونے والی غلطی کوتاہیوں پر اللہ تعالی کی پناہ مانگے، اُس سے مغفرت چاہے اور شرک سے بچنے کی

---

(١) "شرح العقائد النَسَفية" الله تعالى خالقٌ لأفعال العباد كُلّها، صـ١٣٧.

(٢) پ٦، المائدة: ٧٢.

(٣) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب الصبر على البلاء، ر: ٤٠٣٤، صـ٦٨٦.

دعا کرتا رہے، حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا الشِّرْكَ؛ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ» "اے لوگو! شرک سے بچتے رہنا؛ کیونکہ یہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! ایسی صورت میں ہم شرک سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «قُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ»[1] "یوں دعا کرو کہ اے اللہ! ہم جانتے بوجھتے کسی کو تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں! اور نادانستہ طَور پر بھی ایسا کرنے پر تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں!"۔

نماز میں سُستی کوتاہی

حضراتِ گرامی قدر! جہنم میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک عمل، نماز نہ پڑھنا بھی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فِیْ جَنّٰتٍ ﱎ یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ۝۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ۝۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ۝۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ۝۴۳ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ﴾[2] "باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے کہ تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں دیتے تھے"۔

اگر کوئی شخص نماز تو پڑھتا ہو، لیکن اس میں سُستی اور غفلت کا مظاہرہ کرتا ہو، تو اس کے لیے بھی روزِ محشر خرابی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ۝۴ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾[3] "تو اُن نمازیوں کے لیے خرابی ہے، جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں!"۔

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الحاء، من اسمه الحسين، ر: ٣٤٧٩، ٢/ ٣٤٠.
(٢) پ ٢٩، المدّثّر: ٤٠-٤٤.
(٣) پ ٣٠، الماعون: ٤، ٥.

آپ خود ہی غَور فرمائیں کہ جب نماز میں سُستی کرنے والے کے لیے خرابی کی وعید ہے، تو جو لوگ سِرے سے نماز ادا ہی نہیں کرتے، روزِ محشر اُن کا کیا انجام ہوگا؟ لہذا نماز میں سُستی اور غفلت کا مظاہرہ ہرگز نہ کریں! اور پنج وقتہ نماز باجماعت کی پابندی کریں؛ کیونکہ نماز دینِ اسلام کا دوسرا اہم رُکن ہے، قرآنِ پاک میں نماز کی بڑی تاکید آئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾[1] "وہ جو بے دیکھے اِیمان لائیں، اور نماز قائم رکھیں" یعنی نماز پر مُداومَت (ہمیشگی) اختیار کریں، اور اسے ٹھیک وقت پر ادا کریں۔

نماز دِین کا سُتون ہے، یہ وہ عظیم عبادت ہے جس کی تاکید تمام عبادات میں سب سے زیادہ کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾[2] "تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلَف آئے، جنہوں نے اپنی نمازیں گنوائیں (ضائع کیں)، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے، تو عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے!"۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "غَی" سے متعلق فرماتے ہیں کہ "غَی جہنّم میں ایک وادی کا نام ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہَبہَب" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ رب العالمین اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ آگ بدستور (پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذاء دینے والوں کے لیے ہے"[3]۔

---

(١) پ ١، البقرة: ٣.

(٢) پ ١٦، مريم: ٥٩.

(٣) "بہارِ شریعت" نماز کا بیان، حصّہ سوم ٣، ١/٤٣٤۔

تاجدارِ رسالت ﷺ نے نماز کی ادائیگی کی خاص طور پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وفِرْعَوْن وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ!»[1] "جس نے (اپنی) نماز کی حفاظت کی، (اُس کی) نماز بروزِ قیامت اس کے لیے نُور اور (بوقتِ حساب) حجّت اور نَجات کا سبب ہوگی، اور جس نے اپنی نماز کی حفاظت نہیں کی، اُس کے لیے نہ کوئی نُور ہوگا، نہ کوئی حجّت اور نہ نَجات، اور اس کا حشر قارُون، فرعَون، (اس کے وزیر) ہامان اور (دشمنِ رسول) اُبَی بن خلَف (جیسے بدترین کافروں) کے ساتھ ہوگا!"۔

امام ذَہَبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ارشاد فرمایا: "بے نمازی کا حشر اُن چار ۴ لوگوں کے ساتھ اس لیے ہوگا؛ کہ اگر اسے اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارُون کے مشابہ ہے، لہذا اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر اُس کی حکومت نے اُسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے، لہذا اُس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا، یا پھر اس کی غفلت کا سبب اُس کی وزارت ہوگی، تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا، لہٰذا اس کے ساتھ ہوگا، یا اگر اُس کی تجارت اُسے غفلت میں ڈالے، تو وہ مکہ کے کافر اُبَی بن خلَف کے مشابہ ہونے کے باعث، اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا"[2]۔

لہذا ہم سب پر لازم ہے کہ نماز سمیت تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں، نماز کی ادائیگی میں سُستی کا مظاہرہ نہ کریں، اور اَحکامِ شریعت کی مکمل پاسداری کریں!۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عَمرو بن العاص، ر: ٦٥٨٧، ٢/ ٥٧٤.

(٢) "الكبائر" الكبيرة الرابعة في ترك الصّلاة، صـ١٩.

زکات کی عدم ادائیگی

عزیزانِ مَن! زکات ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ، اور عذابِ جہنم کا باعث ہے، جو لوگ بخل (کنجوسی) سے کام لیتے ہوئے اپنے مال کی زکات ادا نہیں کرتے، ایسوں کے لیے جہنم کے دردناک عذاب کی وعید ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾[1] "وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ! جس دن وہ جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اُس سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغیں گے (اور کہیں گے:) یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا، اب اس جمع کرنے کا مزہ چکھو!"۔ لہذا ہر وہ مسلمان جس پر زکات کی ادائیگی فرض ہے، اُس پر لازم ہے کہ ہر سال اپنے مال کی بَروقت اور مکمل زکات ادا کرتا رہے، اور زکات ادا نہ کرکے اللہ تعالی کے نافرمانوں میں شمار ہونے سے بچے!۔

شراب نوشی

حضراتِ ذی وقار! شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ اور عذابِ جہنم کا باعث بننے والا شیطانی کام ہے، اس سے بچنا بے حد ضروری ہے؛ کیونکہ شراب بنانا، پینا، پلانا، شراب کا کاروبار کرنا، اور کسی کو تحفے میں شراب دینا، اسلامی تعلیمات کی سَراسر خلاف ورزی ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا،

(١) پ١٠، التوبة: ٣٤، ٣٥.

وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إليه»[1] "اللہ تعالی نے شراب پر، اُسے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، بنانے والے، جس کے لیے بنائی جائے، اُٹھانے والے اور جس کے لیے اُٹھائی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے"۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (یمن کے شہر) جیشان سے آیا، اُس نے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے علاقہ کے ایک مشروب سے متعلق سوال کیا، اُس مشروب کا نام "مِزر" تھا، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» "کیا وہ نشہ آور ہے؟" اُس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عزّ وجلّ عَهْداً لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ، أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ!» "ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ جو نشہ آور چیز کھائے پیے گا، اُسی "طینۃ الخبال" پلائے گا" صحابہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ» "جہنمیوں کا پسینہ" یا فرمایا: «عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ»[2] "جہنمیوں کا نچوڑ"۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب نوشی گناہِ کبیرہ، اور دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا سبب ہے، لہٰذا اس سے بچنے میں ہی دارَین کی عافیت ہے[3]۔

زِنا وبدکاری

جانِ برادر! زِنا وبدکاری بھی کبیرہ گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، جو لوگ بدکاری کرکے حکمِ الٰہی کی نافرمانی، اور اللہ جلّ جلالہ کی مقرّر کردہ حُدود کو پامال کرتے

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأشربة، باب العصير للخمر، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.
(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥٢١٧، صـ٨٩٥.
(٣) دیکھیے: "شراب نوشی برائیوں کی جڑ ہے" واعظ الجمعہ یکم مئی ٢٠١٥ء۔

ہیں، ان کے لیے بروزِ قیامت سخت ذِلّت ورُسوائی اور دردناک عذاب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا﴾[1] "جو یہ کام کرے سزا پائے گا، اُس پر قیامت کے دن عذاب بڑھایا جائے گا، اور وہ ہمیشہ اس میں ذِلّت سے رہے گا"۔

زِنا وبدکاری ایک ایسا غلیظ اور کبیرہ گناہ ہے، کہ انسان جس گھڑی اس فعلِ حرام کا اِرتکاب کرتا ہے، اس وقت اس کے سینے سے نورِ ایمان خارج ہو جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ»[2] "جب آدمی زِنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان کا نُور نکل کر، اس پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے، جب اس فعلِ بد سے جدا ہوتا ہے تو اُس کی طرف ایمان لَوٹ آتا ہے" یعنی جس وقت وہ یہ گناہ کر رہا ہوتا ہے، اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا!۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، نبئ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ!»[3] "زانی جس وقت زِنا کرتا ہے، وہ مؤمن نہیں رہتا!"۔

البتہ جو شخص اپنے گناہ پر نادِم ہو کر اللہ تعالی کے حضور سچی توبہ کرے، اس کے لیے بخشش، مغفرت اور توبہ کا دروازہ روزِ اَزل سے کُھلا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

---

(١) پ١٩، الفرقان: ٦٨، ٦٩.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب السُنّة، ر: ٤٦٩٠، صـ٦٦٢.

(٣) "صحيح البُخاري" كتابُ الحدودِ، ر: ٦٧٨٢، صـ١١٦٩.

حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝ وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا﴾[1] "مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے، تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ تعالی بھلائیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے، تو وہ اللہ کی طرف رُجوع لایا جیسی چاہیے تھی"[2]۔

کسی مسلمان کا قتلِ ناحق

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! قتلِ ناحق اُن کبیرہ گناہوں میں سے ہے، جو دنیا وآخرت میں ذِلّت ورُسوائی، باہمی اختلافات اور عذابِ جہنم کا باعث ہے، قتلِ مؤمن کو حلال جاننا بھی کفر ہے، اس کی سزا دائمی جہنّم ہے، قتلِ ناحق کی مذمّت کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾[3] "جو کوئی مسلمان کو جان بُوجھ کر قتل کرے، تو اُس کا بدلہ جہنّم ہے کہ مدّتوں اُس میں رہے، اور اللہ تعالی نے اُس پر غضب کیا، اور اُس پر لعنت کی، اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار رکھا ہے"۔

کسی مؤمن کا ناحق قتل، ساری دنیا کا مال ومتاعِ زائل (Lost) ہونے سے بھی بڑھ کر ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، نبئ مکرّم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ»[4] "اللہ کے نزدیک ایک مؤمن کا قتل، دنیا بھر کے زوال سے بڑھ کر ہے!" لہذا باہم رنجش اور جھگڑا کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو، اور اختلاف کی نَوعیت کتنی ہی

---

(١) پ١٩، الفرقان: ٧٠، ٧١.
(٢) "تحسین خطابت ٢٠٢٢ء" ماہِ جولائی، مؤمن کی پہچان، ١/ ٤٨٤- ٤٨٦۔
(٣) پ٥، النساء: ٩٣.
(٤) "سنن الترمذي" أبواب الديات، ر: ١٣٩٥، صـ٣٣٨.

حسّاس کیوں نہ ہو، بہر صورت مسلمان کے ناحق قتل سے بچا جائے، اور اس شدید کبیرہ گناہ سے ہمیشہ دُور رہا جائے!۔

رشوَت ستانی

میرے محترم بھائیو! رِشوت ستانی بھی ایک کبیرہ گناہ اور عذاب جہنم میں لے جانے والا کام ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الرَّاشِيْ وَالْمُرتَشِيْ فِي النَّار»[1] "رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"۔

جس طرح رشوت لینے اور دینے والا ملعون ودوزخی ہے، اسی طرح اس مُعاملہ کی دَلّالی کرنے والا بھی ملعون ہے، حضرت سیّدنا ثَوبان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «لَعَنَ رَسولُ الله ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرتَشِيَ وَالرَّائِشَ»[2] "رسول الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رِشوت لینے دینے والے، اور رِشوت کی دَلّالی کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی"۔

حضراتِ محترم! "رِشوت کے باعث حقداروں کے حق مارے جاتے ہیں، صاحبِ اختیار کو رِشوت دے کر کوئی چیز یا منصب حاصل کرلینا، یا اپنے حق میں فیصلہ کروالینا، دوسرے کی ملکیت وحق کو مارنا ہے، اس غیر شرعی اور ملعون کام کے سبب مُعاشرے کے دیگر اَفراد بھی محنت مشقت، اور دُرست طریقۂ کار چھوڑ کر یہی رشوت کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، اس طرح پورا مُعاشرہ بگڑ کر رہ جاتا ہے، باہم نفرتیں جنم لیتی ہیں، اس فعلِ بد کے ہاتھوں سارا نظامِ زندگی اور مُعاشرہ دَرہَم بَرہَم ہوکر رہ جاتا ہے، عدل واِنصاف کا گلا گھونٹا جاتا ہے، رشوت کے سبب حلال کا حصول

---

(١) "المعجم الصغير" باب الميمِ، من اسمه أحمد، ١/ ٢٨.

(٢) "مُسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، حديث ثوبان، ر: ٢٢٤٦٢، ٨/ ٣٢٧، ٣٢٨.

مشکل بنتا چلا جاتا ہے، لوگوں کے حقوق پامال ہوتے ہیں، جبکہ کسی کا حق مارنا ظلم ہے، اور اللہ تعالی ظلم کو پسند نہیں فرماتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾[1] "اللہ تعالی ظالموں کو پسند نہیں فرماتا"۔ اور سُود ورِشوت اور حرام اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو، اُس میں برکت نہیں ہوا کرتی"[2] لہذا ہمیں چاہیے کہ رشوت ستانی سے باز رہیں، اور کسی کا حق نہ مارا کریں!۔

خودکشی

برادرانِ اسلام! اپنے ہاتھوں سے خود کو مار ڈالنا خودکشی کہلاتا ہے، ایسا کرنا حرام، گناہِ کبیرہ اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ مجید میں خودکشی کی سختی سے ممانعت ومذمّت فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۲۹ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾[3] "اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر مہربان ہے! اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا، تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے، اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے!"۔

خودکشی بہرصورت حرام ہے، اور ایسا کرنے والا عذابِ جہنّم کا سزاوار وحقدار ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِداً مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً، وَمَنْ تَحَسَّى سُمّاً فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ

---

(١) پ٣، آل عمران: ٥٧.

(٢) دیکھیے: "رشوت اور اس کے نقصانات" واعظ الجمعہ ٢٩ جولائی ٢٠١٦ء۔

(٣) پ٥، النساء: ٢٩، ٣٠.

فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ [خَالِداً] مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً»[1] "جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا، وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گرتا رہے گا، اور جو شخص زہر کا گھونٹ بھر کر خودکشی کرے گا، وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا، جہنّم کی آگ میں ہمیشہ اس کے گھونٹ بھرتا رہے گا، جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی، تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا، اور وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا"[2]۔ لہذا انسان حالات، غربت، مہنگائی اور بے روزگاری وغیرہ سے کتنا ہی تنگ اور مجبور کیوں نہ ہو، خودکشی جیسے فعلِ حرام اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہرگز نہ کرے، صبر کا دامن تھامے رکھے، اللہ تعالی کی رحمت سے پُرامید رہے، اور اچھے وقت کا انتظار کرے!۔

قطع رحمی

حضراتِ گرامی قدر! اسلام میں خونی رشتوں کے ساتھ قطع رحمی کرنا، اللہ تعالی کی رحمت سے دُوری اور بُرے انجام کا باعث بنتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ١ۙ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ﴾[3] "اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکّے ہونے کے بعد توڑتے ہیں، اور جس (رشتہ) کے جوڑنے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الطب، ر: ٥٧٧٨، صـ١٠٢٠.

(٢) دیکھیے: "تحسینِ خطابت ۲۰۲۲ء" ستمبر، خودکشی کا بڑھتا ہوا رُجحان اور اس کی وجوہات، ۱۲۲/۲- ۱۲۵، ملتقطاً۔

(٣) پ١٣، الرَّعد: ٢٥.

کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کا حصہ لعنت ہی ہے، اور ان کا ٹھکانہ بُرا گھر "یعنی جہنم ہے!۔

رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی کرنا، جنّت میں داخلے سے محرومی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا جبیر بن مُطعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعٌ»[1] "قطع رحمی کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا!"۔

رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی، دنیا وآخرت میں نقصان ووبال کا باعث ہے، لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے والدین، بہن بھائیوں سمیت تمام رشتہ داروں کے حقوق ادا کرے، اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ برتے، خوش دلی سے پیش آئے، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے، اور رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی ہرگز نہ کرے!۔

بخل اور کنجوسی

عزیزانِ مَن! بخل اور کنجوسی کی عادت اپنانا، مال ودَولت جمع کرنا اور وقتِ ضرورت اُسے راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا، جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ﴾[2] "جس نے مال جوڑا اور گِن گِن کر رکھا، کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اُسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا؟ ہرگز نہیں! ضرور وہ رَوندنے والی (جہنّم) میں پھینکا جائے گا!"۔

میرے محترم بھائیو! "یہ دنیا اور اس کا مال واَسباب سب عارِضی اور فانی ہے، ایک دن ہم سب کو موت آنی ہے، لہذا دنیا کے بجائے اپنی آخرت کی فکر کریں، بخل اور

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب إثم القاطع، ر: ٥٩٨٤، صـ١٠٤٨.

(٢) پ٣٠، الهمزة: ٢- ٤.

کنجوسی کی عادت کو ترک کریں، مُعاملات میں اعتدال و میانہ رَوِی اپنائیں، اپنے مال کو حسبِ ضرورت اپنے اہل وعِیال پر خرچ کریں، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد وکَفالت کریں، اور راہِ خدا میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرکے اپنی آخرت کو بہتر بنائیے"[1]۔

مادّہ پرستی اور دُنیا طلبی

جانِ برادر! مادّہ پرستی (Materialism) اور دنیا طلبی، فکرِ آخرت سے غفلت، اور جہنم میں لے جانے کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوۡنَۙ اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ﴾[2] "یقیناً وہ جو ہمارے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے (یعنی روزِ قیامت، اور ثواب وعذاب کے قائل نہیں) اور دنیا کی (فانی) زندگی (کو آخرت پر ترجیح دے کر) پسند کر بیٹھے (اور اپنی ساری عمر دنیا کی طلب میں گزاری) اور اس پر مطمئن ہو گئے، اور وہ جو ہماری آیتوں (یعنی سیّدِ عالَم ﷺ اور قرآنِ پاک) سے غفلت کرتے ہیں، اُن لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے؛ ان کی کمائی (اَعمال) کا بدلہ"۔

لہذا انسان کو چاہیے کہ اس دنیائے فانی کی ناپائیدار مرغوبات میں زیادہ دل نہ لگائے، اور دنیا کا جو مال واَسباب حاصل ہے اُسے کسی ایسے کام میں خرچ کرے، جس سے عاقبت اچھی ہو، اور آخرت کی سعادت حاصل ہو! ع

ضرورت سے زیادہ مال ودَولت کا نہیں طالب

رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یا رسولَ اللہ!

---

(۱) "بخل کی مذمت" واعظ الجمعہ ۱۴ اپریل ۲۰۲۳ء۔

(۲) پ ۱۱، یونس: ۷، ۸.

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دَولتِ صبر وقناعت یا رسولَ اللہ![1]

ہاں البتہ اپنی حاجات پوری کرنے، اور خود کو دوسروں کی محتاجی سے بچانے کے لیے، حسبِ ضرورت رزقِ حلال کمانا، اللہ تعالی کی نعمتوں سے مستفید ہونا، اور میانہ رَوی کے ساتھ بقدرِ ضرورت دنیا طلبی، ہرگز مذموم نہیں۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَلَبِ؛ فَإِنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوْتَ حَتّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ»[2] "اے لوگو! اللہ تعالی سے ڈرو اور روزی کمانے میں میانہ رَوی اختیار کرو؛ کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا، اگرچہ اس میں دیر ہو جائے، لہذا اللہ تعالی سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی حاصل کرو، جو حلال ہے اُسے لے لو، اور جو حرام ہے اُسے چھوڑ دو"۔

حرص ولالچ

عزیزانِ مَن! مال ودَولت کی بے جا اور غیر ضروری چاہت اور حرص ولالچ، آخرت سے غفلت اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِؕ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَۙ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِۙ۝۷ ثُمَّ

---

(۱) "وسائلِ بخشش" "عطا کردو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم"، ۳۳۲۔
(۲) "سنن ابن ماجه" كتابُ التِّجارة، ر: ٢١٤٤، صـ٣٦١.

﴿لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾[1] "(اِطاعتِ الٰہی سے) تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی (حرص ولالچ) نے، یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا (یعنی موت کے وقت تک تمہاری یہ ہوس ختم نہ ہوئی)، ہاں ہاں (موت کے وقت اپنے نتیجۂ بد کو) جلد جان جاؤ گے! پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے (قبروں میں)، ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے (اور حرص ولالچ میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے)، یقیناً (تم مرنے کے بعد) ضرور جہنّم کو دیکھو گے، پھر بے شک ضرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے، پھر یقیناً ضرور اُس دن تم سے (دنیا میں عطا کی گئی) نعمتوں کے بارے میں پُرسش (پوچھ گچھ) ہوگی!!"۔

حرص ولالچ جنّت میں داخلے سے محرومی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابو شجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يحلف الله تعالى بعزّتهِ وعظَمته وجلاله، أن لا يَدخلَ الجنّةَ شحيحٌ ولا بخيلٌ»[2] "اللہ تعالی اپنی عزّت، عظمت اور جلال کی قسم یاد فرماتا ہے، کہ جنّت میں لالچی اور بخیل (کنجوس) داخل نہیں ہوں گے"۔

میرے محترم بھائیو! "حرص ولالچ مطلقاً بُرا اور مذموم نہیں، اگر انسان گناہوں اور زیادتی کے کاموں کا حریص ہے، تو ایسا حرص ولالچ بُرا اور قابلِ مذمّت ہے، لیکن اگر انسان اچھے اور نیک کاموں کا حریص ہو، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے کا شَوق اور جذبہ رکھتا ہو، دینی مدارس کے ساتھ تعاوُن کا حریص ہو، انہیں خوشحال دیکھنے کا حریص ہو، یا اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے کی طمع رکھتا ہو، تو ایسا حرص ولالچ نہایت اعلیٰ اور محمود و مطلوب ہے"[3]۔

(۱) پ ۳۰، التكاثُر: ۱-۸.
(۲) "كنز العمال" كتابُ الأخلاق، البخل من الأكمال، ر: ٧٤٠٤، ٣/ ١٨٢ .
(۳) "لالچ بُری بلا ہے" واعظ الجمعہ ۲۶ مئی ۲۰۲۳ء۔

رِیاکاری

حضراتِ ذی وقار! رِیاکاری (نیک اعمال کا دِکھاوا) شرکِ اصغر ہے، اور قرآنِ کریم میں اس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾[1] "اپنے رب کی بندگی میں (رِیاکاری کی صورت میں) کسی کو شریک نہ کرے!"۔

نیک اعمال میں رِیاکاری اور دِکھاوا جہنم میں لے جانے والا کام ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ﴾[2] "وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے!"۔ حضرت سیّدنا ابن عباس، سیّدنا مجاہد اور سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "ان (فریب کاروں) سے مراد رِیاکار لوگ ہیں!"[3]۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ شہرت، دِکھاوا، اور نمود ونمائش سے بچیں، اپنے نیک اعمال کو اِخلاص سے مزیَّن کریں، اور جو بھی نیک کام کریں، ہمیشہ اللہ تعالی کی رضا کی خاطر کریں!۔

غرور وتکبُر

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! غرور وتکبُر جہنم میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے، اور اللہ تعالی ایسا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾[4] "یقیناً وہ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا!"۔

---

(١) پ١٦، الكهف: ١١٠.

(٢) پ٢٢، فاطِر: ١٠.

(٣) "تفسير القُرطُبي" الفاطر، تحت الآية: ١٠، الجزء١٤، صـ٢٩٠.

(٤) پ١٤، النحل: ٢٣.

بروزِ قیامت مغرور ومتکبر لوگوں کو اَوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا،

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، كَبَّهُ اللهُ عز وجل عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ!»[1] "جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبُر ہو گا، اللہ تعالی اُسے اَوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا!"۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ غرور وتکبّر سے بچیں، عاجزی وانکساری اختیار کریں، اور اللہ جل جلالہ کے فرمانبردار بندے بن کر رہیں!۔

فخر اور بڑائی چاہنا

حضراتِ محترم! ایک دوسرے پر فخر اور بڑائی چاہنا، اور اپنے مال ودَولت، یا مقام ومنصب پر اِترانا، عذابِ جہنم کا باعث ہے، اور اللہ تعالی ایسا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾[2] "اِتراؤ مت (یعنی بڑائی اور فخر کا اظہار نہ کرو) یقیناً اللہ اِترانے والوں کو دوست (پسند) نہیں رکھتا!"۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «قال الله تعالى: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِداً مِنْهُمَا، قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ»[3] "اللہ تعالی نے فرمایا کہ بڑائی میری چادر اور عظمت میرا اِزار (تہبند) ہے، جس نے ان دونوں میں سے ایک بھی مجھ سے چھیننا چاہی، میں اُسے جہنم کی آگ میں پھینک دُوں گا"۔

---

(١) "شُعب الإيمان" ٥٧- باب في حسن الخلق، ر: ٨١٥٤، ٦/ ٢٧٧٢.

(٢) پ ٢٠، القصص: ٧٦.

(٣) "سنن أبي داود" كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، ر: ٤٠٩٠، صـ٥٧٧.

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "کبر سے مراد ذاتی بڑائی ہے، اور عظمت سے مراد صفاتی بڑائی (ہے)، (حدیثِ پاک میں) چادر اور تہبند فرمانا، ہمیں سمجھانے کے لیے ہے، کہ جیسے ایک چادر، ایک تہبند دو ۲ آدمی نہیں پہن سکتے، اسی طرح عظمت و کبریائی سِوائے میرے (یعنی اللہ تعالی کے) دوسرے کے لیے نہیں ہو سکتی!"[1]۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ "اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے سے کمتر، اور خود کو اُن سے برتر نہ جانیں! اللہ تعالی کا عاجز اور متواضع بندہ بن کر رہیں، کسی سے نفرت نہ کریں، بدحال لوگوں کو حقارت سے نہ دیکھیں، ضرور تمندوں کو نہ دُھتکاریں، غریبوں کے لیے اپنے دلوں کو کشادہ کریں، انہیں اپنے دستر خوان پر اپنے برابر میں جگہ دیں، اور ان کی ضروریات کا خیال رکھیں"[2]۔

منافقت اور دوغلا پَن

میرے محترم بھائیو! ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملانا، اور خوشامد کرنا، منافقت اور دوغلا پَن ہے، اور یہ عمل جہنم میں لے جانے کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِۚ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا﴾[3] "یقیناً منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں، اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا!"۔

قول و فعل میں تضاد، دھوکا دہی، امانت میں خِیانت، عہد شکنی، جھوٹ، اور لڑائی جھگڑے کے دَوران گالیاں وغیرہ دینا، یہ سب منافقت کی علامات و نشانیاں ہیں،

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" غصّہ اور غرور کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۵۱۱۰، ۶/۵۱۳۔

(۲) "ایک دوسرے پر بڑائی اور فخر چاہنے کی ممانعت" واعظ الجمعہ یکم دسمبر ۲۰۲۳ء۔

(۳) پ ۵، النساء: ۱٤٥.

لہٰذا ایک حقیقی مسلمان کو چاہیے کہ ایسی تمام بُری خصلتوں سے بچے، تقویٰ وپرہیزگاری اختیار کرے، فرائض وواجبات کی پابندی کرے، اور اپنے ظاہر وباطن اور قول وفعل کے تضاد کو ختم کرے!۔

فحش گوئی

جانِ برادر! دَورانِ گفتگو بیہودہ باتیں، گالی گلوچ، غیبت، چغلخوری اور میاں بیوی کا اپنی خلوَت کی کیفیت اور واقعات کو، دوسروں کے سامنے بطور لذّت بیان کرنے کو "فحش گوئی" کہتے ہیں، یہ ایک ایسا قبیح فعل ہے جس کا مُرتکب گویا جہنّم کا خریدار ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالبَذَاءُ مِنَ الجَفَاءِ، وَالجَفَاءُ فِي النَّارِ»(۱) "فحش گوئی جَفا ہے ظُلم ہے، اور جَفا کرنے والا دوزخ میں جائے گا"۔

جو شخص فحش گوئی اور بداَخلاقی کا عادی ہے، اس کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں، حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ»(۲) "یقیناً بے حیائی اور بیہودگی کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں"۔ لہٰذا اپنی دنیا وآخرت کی بہتری کی خاطر، فحش گوئی اور بدزبانی سے بچیں، بداَخلاقی سے اجتناب کریں، حُسنِ اَخلاق کی عادت ڈالیں، اور اپنے قول وفعل کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنائیں۔

چُغل خوری

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! چغلی کی تعریف کرتے ہوئے امام حافظ ابنِ حجر عسقلانی

---

(۱) "سنن الترمذي" باب ما جاء في الحياء، ر: ۲۰۰۹، صـ٤٦٣.

(۲) "مسند الإمام أحمد" حديث جابر بن سَمُرَة، ر: ۲۰۸۷٤، ۷/ ٤١١.

فرماتے ہیں کہ "کسی انسان کی بات یا کام، چاہے وہ عَیب ہو یا خُوبی، جس کا اِظہار اُسے ناپسند ہو، دوسروں کے سامنے فساد پیدا کرنے کے لیے بیان کرنا، چغلی کہلاتا ہے"[1]۔

چُغل خوری مسلمان کا شیوہ نہیں بلکہ یہ کفّار کی صفت ہے، اور یہ ایک ایسا قبیح عمل ہے جس کی قرآنِ کریم میں مذمت بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ﴾[2] "ہر اَیسے کی بات نہ سُننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنہ دینے والا، بہت چُغلیاں لگاتے پھرنے والا ہو"۔

حضرت سیّدنا حُذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ»[3] "چُغلخور جنّت میں داخل نہیں ہوگا"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو۲ قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَان، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْر، أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَة»[4] "اِن دونوں پر عذاب ہو رہا ہے، اور وہ بھی بظاہر کسی بڑی بات پر نہیں، بلکہ اِن میں سے ایک تو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، جبکہ دوسرا چُغلی کیا کرتا تھا"۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ہمیشہ اس گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں، اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کریں!۔

---

(١) "فتح الباري" كتاب الأدب، باب ما يكره من النّميمة، تحت ر: ٦٠٥٦، ١٠/ ٥٣٣.

(٢) پ٢٩، القلم: ١٠، ١١.

(٣) "صحيح مسلم" كتابُ الإيمان، ر: ٢٩٠، صـ٥٩.

(٤) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، بابُ الغِيبة، ر: ٦٠٥٢، صـ١٠٥٧.

ظالم کی حمایت ومدد

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! ظالم کی بے جا مدد وحمایت کرنا بھی، جہنم میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے، ایسوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾[1] "ظالموں کی طرف نہ جھکو؛ کہ تمہیں آگ چُھوئے گی، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں، پھر مدد نہ پاؤ گے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ظلم پر مدد (اور حمایت) کرنے کی کئی صورتیں ہیں: (۱) ظالموں کو ظلم کی رغبت دینا، (۲) ان کے ظلم پر مبنی قانون کو رائج کرنا، (۳) ان کے ظلم میں ان کا ہاتھ بٹانا، (۴) ان کے ظلم کی حمایت کرنا، یہ کہنا کہ یہ اَحکام حق ہیں۔ غرض کہ اس میں بہت وُسعت ہے"[2]۔ لہذا ہمیشہ ظلم وزیادتی سے اجتناب کریں، ظالموں کی مدد وحمایت سے دُور رہیں، مظلوم کا ساتھ دیں، اور ان کے حق میں آواز بلند کرتے رہا کریں!۔

جھوٹ

حضراتِ گرامی قدر! جُھوٹ بولنا نہایت بُری بات اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اللہ تعالی نے قرآنِ حکیم میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کرنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾[3] "تو (ہم) جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ڈالیں"۔

---

(۱) پ۱۲، ھود: ۱۱۳.

(۲) "مرآۃ المناجیح" حاکم اور قاضی بننے کا بیان، دوسری فصل، ۵/۴۱۷۔

(۳) پ۳، آل عمران: ٦١.

جھوٹ بولنا امانت میں خِیانت کے مثل ہے، حضرت سیّدنا سفیان بن اُسَید حَضرمی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا: «كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثاً، هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ!»[1] "بڑی خِیانت کی بات ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو، جس پر وہ تمہیں سچا جان رہا ہو، مگر تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو!"۔

جھوٹ عذابِ جہنم کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ! فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّاباً»[2] "جھوٹ سے بچو؛ کیونکہ جھوٹ بُرائی کی طرف، اور بُرائی جہنّم کی طرف لے جاتی ہے، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ میں کوشاں رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔ لہذا ایک اچھے اور باعمل مسلمان بنیں، ہمیشہ سچ بولیں، اور جھوٹ سے بچتے رہیں!۔

اپنی جھوٹی تعریف چاہنا

عزیزانِ مَن! اپنی جھوٹی تعریف چاہنا، جہنم میں لے جانے کا باعث ہے، قرآنِ کریم میں خوشامد، چاپلوسی اور جھوٹی مدح وتعریف کی مذمّت بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في المعاريض، ر: ٤٩٧١، صـ٧٠٠.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب البِرّ والصِّلة، ر: ٦٦٣٩، صـ١١٣٨.

اَلِیْمٌ﴾[1] "ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر، اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو، ایسوں کو ہر گز عذاب سے دُور نہ جاننا، اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی اس کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے، اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے"[2]۔ ع

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں

دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا[3]

لہذا ہمیں چاہیے کہ "اپنے مُعاشرے سے اس لعنت کا خاتمہ کریں، خوشامد، چاپلوسی اور مُبالغہ آرائی پر مشتمل جھوٹی تعریف کرنے والوں کی حَوصلہ شکنی کریں، ان کی باتوں میں آکر غرور، تکبُر، فخر اور خود پسندی کا شکار ہونے سے بچیں، کسی دُنیوی مفاد کی غرض سے صاحبِ منصب کے سامنے خود کو ذلیل ورُسوانہ کریں، اس کی خوشامد، چاپلوسی اور جھوٹی تعریفوں کے پُل نہ باندھیں، اپنی عزّتِ نفس کو مجروح نہ ہونے دیں، اور اللہ ربّ العالمین کی رحمت پر بھروسہ رکھیں!"[4]۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ایک اچھے مسلمان کی علامت وپہچان یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ ورسول کی اِطاعت وفرمانبرداری میں گزارے، اَحکامِ شریعت

---

(١) پ ٤، آل عمران: ١٨٨.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۴، آل عمران، زیرِ آیت: ۱۸۸، ص۱۴۵۔

(٣) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، ایک مکڑا اور مکھی (ماخوذ) ص۶۰۔

(۴) "خوشامد اور چاپلوسی کی مذمّت" واعظ الجمعہ ۲۰ جنوری ۲۰۲۳ء۔

کی پابندی کرے، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرے، اُن کے ساتھ خوش اَخلاقی اور حُسنِ سُلوک سے پیش آئے، روزِ آخرت پر کامل یقین رکھے، اور تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرے، لہذا ہمیں چاہیے کہ فرائض وواجبات کی پابندی کریں، نماز روزہ کی پابندی کریں، زکات کی ادائیگی میں سُستی نہ برتیں، سُود خوری، شراب نوشی، رشوت ستانی، فحش وبدگوئی، جھوٹ، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، ناپ تول میں کمی، ملاوَٹ، خوشامد، چاپلوسی اور دیگر فحش اور لایعنی (فُضول) باتوں سے اپنے آپ کو دُور رکھیں، اور جہنم میں لے جانے والے اعمالِ بد اور صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچتے رہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرما، فرائض وواجبات کی پابندی کی توفیق عطا فرما، جھوٹ، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، ناپ تول میں کمی، ملاوَٹ، ذخیرہ اندوزی، سُود خوری، رشوت ستانی اور بدکاری سمیت جہنم میں لے جانے والے تمام اعمالِ بد سے بچا، تقویٰ وپرہیز گاری عطا فرما، نیک بنا، اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کی سوچ عطا فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.